علم کلام میں علامہ زاہد کوثری کی آراء اور خدمات کا تحقیقی جائزہ

إعداد:

أبو عبادة

تقبله الله لنصرة دينة

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ، الصلاۃ والسلام علی من لانبی بعدہ:

تعارف موضوع (Introduction)

علاّمہ زاہد کوثریؒ کی ولادت 1296 ہجری بمطابق 1872 عیسوی کوترکی کے شہر دوزجہ کے نواحی علاقے میں ہوئی۔انہوں نے اپنے والد محترم سے علوم اسلامیہ کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔اس کے بعد دوزجہ کے علماء کے آگے زانوائے تلمذ طے کئے۔جہاں پر انہوں نے محمد بن ناظم دوز جویؒ (ت ۱۳۱۱ھ) سے صرف ونحو، تاریخ، ریاضیات، تقویم البلدان، فارسی زبان اور دیگر علوم شرعیہ کو حاصل کیا۔پھر 1311ھ/ 1893ء میں آستانہ کو تحصیل علم کا مرکز بنایا۔جہاں پر پہلے **مدرسۃ الحدیث** میں وقت گزارا جس کو ترکی فوج کے قاضی حسن افندی نے بنایا تھا۔ پھر جامع الفاتح منتقل ہوگئے اور وہاں اپنی خداداد علمی صلاحیتوں کو چار چاند لگائے۔اس دور کے مشہور اساتذہ میں ابراہیم حقی الأکینی علی زین العابدین الألصونی، شیخ حسن قسطمونی اور شیخ احمد شاکر الکبیر قابل ذکر ہیں۔

علاّمہ کوثریؒ اپنی زندگی میں مختلف عہدوں پر فائض رہے۔1325ھ/1907م میں عالمیہ (ایم اے) کی ڈگری لینے کے بعد **جامع الفاتح** میں مدرس منتخب ہوئے حالانکہ اس وقت ان کی عمر تیس (30) سال سے بھی کم تھی اور آخر کار وہاں کے شیخ المشائخ مقرر ہوئے۔ آپ نے تدریس کی یہ خدمت پہلی جنگ عظیم کی ابتداء (1332ھ/ 1914م) تک جاری رکھی۔پہلی جنگ عظیم کے بعد مختلف تعلیمی اداروں میں تدریس کی خدمات سرانجام دیتے ہوئے درس وتدریس کی مجلس علمی کے ممبر بنے اور پھر اس کے سربراہ منتخب ہوئے۔جس کا سربراہ نائب شیخ الاسلام کا عہدہ بھی پاتا ہے۔آپ خلافت عثمانیہ کے آخری نائب شیخ الاسلام تھے کیونکہ خلافت کے سقوط کے بعد یہ عہدہ ختم کردیا گیا۔آپ قاہرہ میں زندگی کے آخری ایام تک ٹھہرے رہے اور 1371ھ/1953م کو مالکِ حقیقی سے جاملے۔

علمی خدمات

آپ کی علمی خدمات میں درس وتدریس کی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ کی تالیفات، تعلیقات اور نادر موضوعات پر مقالات شامل ہیں۔ آپ بنیادی طور پر کم لکھنے کے قائل تھے اور انتہائی ضرورت کے علاوہ نہیں لکھتے تھے۔جس کی وجہ سے آپ کی تصنیفات اگرچہ تعداد میں نسبتاً کم ہیں مگر اس کی قدر و قیمت اپنی علمی وسعت اور پختگی کی وجہ سے بہت زیادہ ہے۔آپ نے اگرچہ کم لکھا مگر جس موضوع میں جو کچھ بھی لکھا وہ اپنے باب میں حرف آخر کی حیثیت اختیار کرگیا۔آپ کی اس حسن تحریر کی شہادت مشہور عالم شیخ ابوزھرہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

ما کان واللّٰہ عجبي من المخطوط بقدر اعجابي بتعلیق من علق علیه

اللہ کی قسم مخطوط سے زیادہ خوشی مجھے اس پر کی گئی تعلیق سے ہوئی۔

مراد یہ ہے کہ علاّمہ کوثریؒ اگر کسی مخطوط کو ایڈٹ کر کے اس پر تعلیق لکھتے تو ان کی تعلیق کی قیمت اس مخطوط سے زیادہ ہوتی۔

انہوں نے بہت ساری کتابوں پر مقدمات بھی لکھے اور ان کی وقعت اور منعفت کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ آپ کے بعض مقدمات علیحدہ مستقل رسالوں کی شکل میں شائع ہوتے رہے جیسے فقہ اهل العراق و حدیثهم اور آپ کی مقدمات کے بارے میں یہ قول مشہور ہے کہ آپ کا مقدمہ بسا اوقات اس کتاب ہی سے مستغنی کر دیتا ہے جس کے لئے وہ مقدمہ لکھا گیا ہو۔

علاّمہ کوثریؒ کی مؤلفات کو پانچ قسموں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ مخطوطات: جن کی تعداد 23 ہے۔

۲۔ مطبوعات: جن کی تعداد 27 ہے۔

۳۔ تعلیقات: جن کتابوں پر انہوں نے تعلیقات لکھی ہیں ان کی تعداد 34 ہیں۔

۴۔ مقدمات: جن کی تعداد 57 ہے۔

۵۔ مقالات: جن کو ایک کتابی شکل میں جمع کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد 107 ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سارے مقالات مختلف علمی رسالوں میں منتشر ہیں۔

اس مختصر فہرست سے ہمیں ان کی علمی خدمات کا اندازہ ہوتا ہے۔ جن میں ان کی تقریباً (50) مستقل تصانیف کے علاوہ ایک بڑی تعداد مقالات، مقدمات اور تعلیقات کی بھی ہیں۔ یہ سب علماء امت کی مدح وستائش حاصل کرنے میں کامیاب رہے اور پورے عالم اسلامی میں ان کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ شیخ الاسلام مصطفی صبریؒ نے تو ان کی دو کتابوں کے بارے میں یہاں تک کہہ دیا:

یہ کتابیں سونے کے پانی سے لکھنے کی قابل ہیں۔

علاّمہ زاہد کوثریؒ کی علمی خدمات کو درج ذیل نکات میں بیان کیا جا سکتا ہے:

۱۔ عقائد

عقائد اور اس کے علوم کے بارے میں انہوں نے متعدد کتابیں اور مقالات تحریر کیں جن کا بنیادی محور دو باتیں ہیں:

۱۔ اهل السنة و الجماعة کے عقیدہ تنزیہ کی از سر نو احیاء کی۔ اشاعرہ اور ماترید یہ کی کتابوں پر تعلیقات کی اور ان کو طبع کرایا۔

۲۔ اهل السنة و الجماعة کے عقائد کے مخالفین پر علمی رد کیا اور ان کی کتابوں میں موجود خطرات سے امت کو آگاہ کی۔

۲۔ فقہی خدمات

انہوں نے مذاھب اربعہ کی فقہی فروعات کی اہمیت کواجاگر کیا خاص طور پر مذھب حنفی کا دفاع کیا اور امام اعظم ابوحنیفہؒ پراعتراضات کے مدلل جوابات دیے۔

۳۔ حدیثی خدمات

انہوں نے جرح وتعدیل اور علم حدیث کی مختلف فنون کے بارے میں نہ صرف تصنیف وتالیف بلکہ مختلف مسائل کے بارے میں اپنی ایک منفرد رائے بھی قائم کی۔

۴۔ سیاست اور اصلاح معاشرہ

علامہ زاہد کوثریؒ نے عالم اسلام کے سیاسی، تعلیمی اور اسلامی معاشرے کے مسائل اور ان کی ممکنہ حل پر بہت سارے مقالات تحریر کیے۔

اس مقالے میں علامہ کوثریؒ کا تعارف، اُن کے اساتذہ، شاگرد اور دیگر علمی کاوشوں پر روشنی ڈالی جائے گی اور علم کلام میں اُن کی آراء اور خدمات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ جس کی اہمیت درج ذیل سطور میں بیان کی جاتی ہے:

اہمیت موضوع (Importance)

اس موضوع کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے:

۱۔ علاّمہ کوثریؒ نے اهل السنة و الجماعة کے عقیدے کا دفاع کیا اور فکر ماتریدی کی از سر نو احیاء کی اسی لئے انہیں مجدد التوحید فی القرن العشرین کہا گیا۔

۲۔ علاّمہ کوثریؒ نے ائمہ سلف کا دفاع کیا خاص طور پر امام اعظم ابوحنیفہؒ پر کیے گئے اعتراضات کا شافی جواب دیا۔ جس میں تأنيب الخطيب على ما ساقه على أبي حنيفةؒ من أكاذيب اور النكت الطريفة فى التحدث عن ردود إبن أبي شيبة على أبي حنيفةؒ قابل ذکر ہیں۔

۳۔ علاّمہ کوثریؒ نے عقائد کی ان کتابوں پر بھی تعلیقات کی ہیں جن کو سلف صالحین کے زمانے میں بھی اہمیت کی نگاہ سے دیکھا جاتا جن میں امام بیہقیؒ کی کتاب الأسماء و الصفات اور امام ملطیؒ کی کتاب التنبيه و الرد اور عبد القاہر بغدادیؒ کی کتاب الفَرق بين الفِرق شامل ہیں۔

۴۔ علاّمہ کوثریؒ نے بہت ساری ان کتابوں پر تعلیقات تحریر کیں جن کو اپنے فن میں مصادر اصلیہ کی حیثیت حاصل ہے جیسے ابی قاسم بن عساکرؒ کی کتاب تبيين كذب المفتري پر اور ان کتابوں کے ناشرین، علاّمہ کوثریؒ کی تعلیق کو ہر بار بہت اہتمام کے ساتھ شائع کرتے۔

۵۔ علاّمہ کوثریؒ نے فاسد عقیدے اور اس کے ماننے والوں پر علمی انداز میں رد کیا اور تقریباً سات صدیوں سے طاری جمود کو توڑ کر اقدامی طرز تحریر کو اختیار کیا۔

۶۔ علاّمہ کوثریؒ نے قدیم و جدید کے متعدد علماء پر خالص علمی انداز میں تنقید کی اور ادب و احترام کے ساتھ ان کی علمی مؤاخذوں کی نشاندہی کی۔

۷۔ علاّمہ کوثریؒ نے ظاہری اور معتزلی فکر کا بھرپور مقابلہ کیا اور اس میں اعتدال کا راستہ اختیار کر کے اهل السنة و الجماعة کے موقف کی تائید کی۔

۸۔ علاّمہ کوثریؒ نے پہلے ترکی اور پھر مصر میں مغربی استعمار کے سازشوں کے آگے بند باندھے۔

۹۔ علاّمہ کوثریؒ نے نئی نسل کو اپنے سلف صالحین کے ساتھ جوڑنے کی محنت کی اور آخری لمحے تک اس کی دعوت و ترغیب میں مشغول رہے۔

۱۰۔ علاّمہ کوثریؒ کے اقوال اور تصانیف کو قبولیت کا شرف حاصل ہوا۔ اور عالم اسلام کے بہت سارے علماء نے ان کی آراء اور نظریات کی نہ صرف تائید کی بلکہ ان کو اپنی کتابوں اور تقاریر میں شامل کیا۔

اسباب اختیار موضوع (Reasons of selection)

موضوع کی بیان کردہ اہمیت کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر اسباب بھی اس موضوع کے انتخاب میں کارفرما ہے:

۱۔ طالب علم کے اہم کاموں میں درست عقیدے کی اتباع اور اهل السنة و الجماعة کے عقائد کو بیان کرنا شامل ہے تاکہ اس پُرفتن دور میں اُن کو مشعلِ راہ بنایا جاسکے۔

۲۔ علاّمہ کوثریؒ نے اهل السنة و الجماعة کے ماتریدی فکر کی دفاع اور ترویج کی لہذا ان کی خدمات کو سامنے لانا بھی اس عقیدے کی خدمت کرنا ہے۔

۳۔ علاّمہ کوثریؒ کی علم کلام اور عقائد میں کی گئی کاوشوں کا احاطہ کرنا۔

۴۔ علاّمہ کوثریؒ کی تصانیف و مقالات کا تحقیقی انداز میں جائزہ لینا۔

۵۔ علاّمہ کوثریؒ کا علاّمہ انور شاہ کشمیریؒ، حبیب الرحمٰن اعظمیؒ، علاّمہ یوسف بنوریؒ اور برصغیر پاک و ہند کے دیگر علماء سے نہایت مضبوط تعلق رہا یہ تعلق بعض علمی حلقوں میں ابھی تک معروف نہیں۔ علاّمہ کوثریؒ کا برصغیر کے علماء سے تعلق کو منظر عام پر لانا بھی دلچسپی کا باعث بنا۔

۶۔ علاّمہ کوثریؒ کی جہاں بہت سارے علماء نے تعریف کی وہاں بعض علماء نے ان پر کڑی تنقید بھی کی اور ان کی آراء کو مستقل تصانیف کی شکل میں موضوع سخن بنایا۔ ان دونوں قسم کی نظریات کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھنا اور اس کو منظر عام پر لانا ایک نہایت اہم کام تھا۔

۷۔ پاکستان میں اب تک علاّمہ کوثریؒ کے بارے میں اس نہج پر اردو زبان میں مستقل کام نہیں کیا گیا۔

اہداف تحقیق (Aims & Objectives)

۱۔ اردو زبان میں علاّمہ کوثریؒ جیسی علمی شخصیت کے تفصیلی احوال منظر عام پر آئینگے۔

۲۔ اهل السنة و الجماعة کے عقائد کی دفاع اور اس کی ترویج میں علاّمہ کوثریؒ کی خدمات کو بیان کیا جائے گا۔

۳۔ اُن کی تصانیف کا تعارف اور جائزہ علمی حلقوں کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ثابت ہوگا۔

۴۔ علاّمہ کوثریؒ اور ان کی تصانیف کے بارے میں دو متضاد آراء (مدح اور قدح) کا تحقیقی انداز میں جائزہ لیا جائے گا۔

۵۔ نئی نسل کا اکابرین امت کے ساتھ علمی اور روحانی تعلق کو مضبوط کرنے کی طرف ایک قدم ثابت ہوگا۔

۶۔ علمی پختگی کے ساتھ ساتھ رضاء الٰہی کا حصول، جو تمام دینی خدمتوں کا مرجع اور ہدف اصلی ہے۔

منصوبہ تحقیق (Plan of Work)

اس مقالے کی ممکنہ ابواب بندی کی ترتیب درج ذیل ہے:

مقدمہ

جو موضوع کی تعریف، اہمیت اور اسکے اختیار کے اسباب پر مشتمل ہوگا۔

1 باب اول علاّمہ کوثریؒ کا تعارف

1.1 فصل اول عصر کوثریؒ کی امتیازات

1.1.1 سیاسی حالات

1.1.2 دینی اور ثقافتی حالات

1.1.3 علمی حالات

1.2 فصل دوم علاّمہ کوثریؒ کے ذاتی احوال

1.2.1 ان کا نام ونسب

1.2.2 ولادت ونشأت

1.2.3 عہدے اور مناصب جن پر وہ فائض رہے

1.2.4 صفات حمیدہ

1.2.5 وفات

1.3 فصل سوم علاّمہ کوثریؒ کے علمی احوال

1.3.1 تحصیل علم

1.3.2 شیوخ واساتذہ

1.3.3 شاگرد وتلامیذ

1.3.4 عقیدہ ومسلک

1.4 فصل چہارم علاّمہ کوثریؒ اور ہم عصر علماء

1.4.1 علاّمہ کوثریؒ کی مدح وتعریف

1.4.1.1 محمد ابوزھرۃؒ

1.4.1.2 علامہ یوسف بنوری

1.4.1.3 احمد خیری

1.4.1.4 دیگر علماء شخصیات

1.4.2 علاّمہ کوثریؒ پر جرح وقدح

1.4.2.1 شیخ عبدالرحمٰن المعلمی

1.4.2.2 محمد بھجت البیطار

1.4.2.3 محبّ الدین الخطیب

1.4.2.4 دیگر علماء کی جرح

2 باب دوم علمی خدمات

2.1 فصل اول مؤلفات

2.1.1 مخطوطات

2.1.2 مطبوعہ مؤلفات

2.1.3 مقدّمات

2.1.4 تعلیقات

2.1.5 مقالات

2.2 فصل دوم تعلقات

2.2.1 برصغیر پاک و ہند کے علماء سے تعلقات

2.2.2 غماری خاندان کے ساتھ تعلقات

2.2.3 عالم اسلام کے دیگر مشہور علماء سے تعلقات

3 باب سوم علم کلام میں علاّمہ کوثریؒ کی آراء

3.1 معرفۃ اللہ

3.2 تسلسل الحوادث وحدوث الاجسام

3.3 توحید الالوہیۃ

3.4 قدر

3.5 توسّل

3.6 وسائل شرک

3.7 الولاء والبراء

4 باب چہارم توحید الاسماء والصفات

4.1 فصل اول تمہیدی مباحث

4.1.1 قواعد وضوابط

4.1.2 تأویل

4.1.3 خبر واحد سے علم کلام میں استدلال

4.2 فصل دوم صفات اختیاریہ

4.2.1 تعریف وحکم

4.2.2 استواء

4.2.3 نزول

4.2.4 اتیان ومجی

4.3 فصل سوم صفات خبریہ

4.3.1 تعریف وحکم

4.3.2 صفات خبریہ میں علاّمہ کوثریؒ کا مذہب

4.4 فصل چہارم علو

4.4.1 علو کا معنی اور مذاہب

4.4.2 علو کے متعلق علاّمہ کوثریؒ کی رائے

4.5 فصل پنجم کلام اللہ

4.5.1 کلام اللہ کا معنی اور اقوال

4.5.2 کلام اللہ کے متعلق علاّمہ کوثریؒ کی رائے

5 باب پنجم علم کلام میں علاّمہ کوثریؒ کی مؤلفات کا تفصیلی جائزہ

5.1 فصل اول علم کلام میں علاّمہ کوثریؒ کے مؤلفات کی قدر ومنزلت

5.2 فصل دوم علم کلام میں علاّمہ کوثریؒ کی تعلیقات کا منفرد انداز

5.3 **فصل سوم** **علم کلام میں امام کوثریؒ کی مقدمات کی اہمیت**

خاتمہ جو اہم نتائج اور گزارشات پر مشتمل ہوگا۔

مراجع ومصادر

فھارس عامہ

منہج تحقیق (Methodology of Research)

اس مقالے میں منہج تحقیق درج ذیل ہوگا:

۱۔ علاّ مہ کوثریؒ کی تالیفات اور ان کے متعلق جو لکھا گیا ہے اُنہیں سامنے رکھ علاّ مہ کوثریؒ کے احوال اور علم کلام میں اُن کی خدمات و آراء کو منصوبہ تحقیق کے مطابق قلم بند کرنا۔

۲۔ اختلافی مسائل میں سلف صالحین کے عقائد و نظریات کی روشنی میں تقابل و ترجیح دینا۔

۳۔ علاّ مہ کوثریؒ کی نظریات و آراء کی مصادرِ اوّلیہ سے تخریج کرنا۔

۴۔ آیاتِ قرآنیہ کی سورت کے نام اور آیت کے نمبر کے مطابق تخریج کرنا۔

۵۔ احادیثِ نبویہ کی تخریج و تحقیق کرنا۔

۶۔ اعلام کی مختصر حالاتِ زندگی بیان کرنا۔

۷۔ مقالے کے آخر میں فھارسِ عامہ ہونگے جس میں آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ، اعلام، بلدان، مصادر و مراجع اور موضوعات کی فہرست شامل ہوگی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اِس موضوع کے متعلق لکھنے کی توفیق دی اور اُسی سے اِس مقالے کی تکمیل کیلئے مدد مانگتا ہو۔

واللّه المستعان

هو حسبي ونعم الوكيل

ابو عبادة تقبله اللّه لنصرة دينه